83172 ـ غسل کا کامل اور مجزئ طریقہ

سوال

میں درج ذیل طریقہ سے غسل کرتی ہوں:

1 ـ اپنے دل سے طہارت کی نیت کرتی ہوں زبان سے نہیں.

2 ـ شاور کے نیچے کھڑے ہو کر سارے جسم پر پانی بہاتی ہوں.

3 ـ صابون وغیرہ لگا کر سارے جسم کو دھوتی ہوں.

4 ـ سارے بال شیمپو کے ساتھ دھوتی ہوں.

5 ـ اس کے بعد اپنے جسم سے صابن اور شیمپو کے اثرات ختم کر کے سارے جسم پر پانی ڈالتی ہوں اور دائیں جانب تین اور پھر بائیں طرف تین بار پانی بہاتی ہوں.

6 ـ پھر وضوء کرتی ہوں، بعد میں مجھے علم ہوا کہ میرا غسل کا طریقہ صحیح نہیں، آپ سے گزارش ہے کہ مجھے یہ بتائیں کہ کیا پچھلے سارے برسوں میں مندرجہ بالا طریقہ کے مطابق میرا غسل صحیح تھا یا کہ غلط ؟

اور اگر صحیح نہیں تھا تو مجھے اس غلطی کو دور کرنے کے لیے کیا کرنا ہوگا تا کہ ان سب برسوں کی غلطی کا ازالہ ہو سکے ؟

اور کیا اس مدت میں ادا کردہ میری نمازیں اور روزے باطل اور غیر مقبول ہیں، اور اگر ایسا ہی ہے تو مجھے اس کی اصلاح کے لیے کیا کرنا ہو گا ؟

اسی طرح آپ سے گزارش ہے کہ حیض اور جنابت سے غسل کرنے کا صحیح طریقہ بھی بتائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مذکورہ طریقہ سے آپ کا غسل الحمد للہ صحیح اور کافی ہے، لیکن اس میں کچھ ایسی مسنون اشیاء رہ گئی ہیں جو غسل پر اثر انداز نہیں ہوتیں.

ذیل میں ہم غسل کا مکمل اور کفائت کرنے والے دونوں طریقے بیان کرتے ہیں:

کفائت کرنے والا طریقہ:

انسان کے لیے صرف واجبات پر عمل کرنا ہی کافی ہے اس میں مستحب اور مسنون اشیاء کی ضرورت نہیں، چنانچہ وہ طہارت کی نیت سے کسی بھی طریقہ پر اپنے سارے جسم پر پانی بہا لے، چاہے شاور کے نیچے کھڑا ہو کر یا پھر سمند اور دریا میں یا پھر سوئمنگ پول میں داخل ہو کر کلی اور ناک میں پانی ڈال کر سارے جسم پر پانی بہا لے تو اس طرح اس کا غسل ہو جائیگا.

غسل کا کامل طریقہ:

وہ اس طرح غسل کرے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا اس میں سارے مسنون عمل کرے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے غسل کے طریقہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

غسل کے دو طریقے ہیں:

پہلا طریقہ:

یہ واجب طریقہ ہے:

وہ یہ ہے کہ کلی اور ناک میں پانی چڑھا کر اپنے پورے جسم پر پانی بہایا جائے، سارے بدن پر کسی بھی طریقہ سے پانی بہایا جائے تو اس حدث اکبر سے غسل ہو جائیگا اور طہارت مکمل ہو جائیگی، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اگر تم جنبی ہو تو غسل کرو المآئدة (6).

دوسرا طریقہ:

کامل طریقہ یہ ہے کہ:

انسان اس طرح غسل کرے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا تھا، چنانچہ جب غسل جنابت کرنا چاہے تو وہ اپنے دونوں ہاتھ دھو کر اپنی شرمگاہ دھوئے اور جہاں نجاست لگی ہے اس جگہ کو دھوئے، پھر مکمل وضوء کرے، پھر پانی کے ساتھ تین بار اپنا سر دھوئے، اور پھر اپنا سارا بدن دھوئے، یہ غسل کا مکمل اور کامل طریقہ ہے. انتہی.

دیکھیں: فتاوی ارکان الاسلام صفحہ نمبر (248).

دوم:

غسل جنابت اور حیض کے غسل میں کوئی فرق نہیں، صرف یہ ہے کہ حیض کا غسل کرتے وقت سر کے بال غسل جنابت سے بھی اچھی طرح مل کر دھونا مستحب ہے، اور اس میں عورت کے لیے خون والی جگہ میں خوشبو استعمال کرنا مستحب ہے، تا کہ کریہہ اور گندی قسم کی بو جاتی رہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ اسماء رضی اللہ تعالی عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے غسل کے متعلق دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اپنا پانی اور بیری لے کر اچھی طرح وضوء کرو، اور پھر سر پر پانی بہاؤ اور اسے اچھی طرح ملو حتی کہ پانی بالوں کی جڑوں تك پہنچ جائے، پھر اپنے اوپر پانی بہاؤ پھر خوشبو لے کر اس سے طہارت کرو، تو اسماء رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں: اس سے کیسے طہارت کرے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ اس سے طہارت حاصل کرو.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں گویا کہ وہ اسے مخفی رکھ رہی تھیں: خون والی جگہ پر رکھو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (332).

اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل جنابت کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

" پانی لیکر اچھی طرح وضوء کرو، پھر اپنے سر پر پانی بہاؤ اور اچھی طرح ملو حتی کہ بالوں کی جڑوں تك پانی پہنچ جائے، پھر اپنے اوپر پانی بہاؤ.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں: انصار کی عورتیں بہت اچھی تھیں، انہیں دین سمجھنے میں شرم و حیا آڑے نہیں آتی تھی.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت اور غسل حیض میں بالوں کو ملنے اور خوشبو استعمال کرنے کا فرق کیا.

قولہ: " شؤون راسہا " اس سے بالوں کی جڑیں مراد ہیں.

" فرصۃ ممسكۃ " یعنی کستوری کی خوشبو لگی ہوئی روئی یا کپڑا.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا قول: " گویا کہ وہ اسے مخفی رکھ رہی تھیں: یعنی وہ یہ جملہ آہستہ خفی آواز میں کہہ رہی تھی کہ مخاطب اسے سن لے اور دوسرے حاضرین اسے نہ سن سکیں.

سوم:

جمہور فقھاء كے ہاں غسل اور وضوء كرتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے، اور حنابلہ كے ہاں واجب ہے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" مذہب ميں وضوء كى طرح بسم اللہ واجب ہے، اور اس ميں كوئى نص نہيں، ليكن ان كا كہنا ہے كہ: وضوء ميں واجب ہے، تو پھر غسل ميں بالاولى واجب ہو گى كيونكہ يہ بڑى طہارت ہے.

اور صحيح يہى ہے كہ نہ تو بسم اللہ وضوء ميں واجب ہے اور نہ ہى غسل ميں " انتہى.

ماخوذ از: الشرح الممتع.

چہارم:

غسل ميں كلى كرنا اور ناك ميں پانى چڑھانا ضرورى ہے، جيسا كہ احناف اور حنابلہ كا مسلك ہے.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى اس ميں اختلاف بيان كرتے ہوئے كہتے ہيں:

" كلى كرنے اور ناك ميں پانى چڑھانے كے متعلق علماء كرام كے چار مسلك ہيں:

پہلا:

شافعيہ كے ہاں يہ دونوں وضوء اور غسل ميں سنت ہيں.

دوسرا:

امام احمد سے مشہور يہى ہے كہ: غسل اور وضوء ميں يہ دونوں واجب ہيں، اور ان كے صحيح ہونے كى شرائط ميں داخل ہيں.

تيسرا:

احناف كے ہاں غسل ميں واجب ہيں، وضوء ميں نہيں.

چوتھا:

امام احمد سے ايك روايت ہے كہ وضوء اور غسل كرتے وقت ناك ميں پانى چڑھانا اجب ہے، كلى واجب نہيں، ابن

منذر کا یہی کہنا ہے, اور میں بھی یہی کہتا ہوں " انتہی.

ماخوذ از: المجموع (1 / 400) مختصرا.

اور دوسرا قول راجح ہے، یعنی غسل میں کلی کرنا اور ناك میں پانی چڑھانا واجب ہے، اور اس کے صحیح ہونے کی شرط ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ: وضوء کی طرح ان دونوں کے بغیر غسل بھی صحیح نہیں.

اور ایك قول یہ بھی ہے کہ: ان کے بغیر بھی صحیح ہے.

اور صحیح پہلا قول ہی ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

چنانچہ تم غسل کرو المآئدۃ (6).

اور یہ سارے بدن کو شامل ہے، اور اس میں ناك اور منہ بھی شامل ہیں جس کی تطہیر اور غسل واجب ہے.

اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء میں ان دونوں کا حکم دیا ہے کیونکہ یہ درج ذیل فرمان کے تحت آتے ہیں:

تو تم اپنے چہرے دھؤو المآئدۃ (6).

چنانچہ جب یہ چہرہ دھونے میں شامل ہیں، جس کا وضوء میں دھونا واجب ہے، تو غسل میں بھی یہ داخل ہیں، کیونکہ غسل میں طہارت زیادہ مؤکد ہے " انتہی.

ماخوذ از: الشرح الممتع.

پنجم:

اگر تو ماضی میں آپ علم نہ ہونے کی بنا پر، یا پھر اسے واجب نہ کہنے والے کے قول پر اعتماد کرتے ہوئے غسل کرتے وقت کلی نہیں کرتی تھیں، اور نہ ہی ناك میں پانی چڑھاتی تھیں، تو آپ کا غسل صحیح ہے، اور اس طرح اس غسل کے بعد ادا کردہ نمازیں بھی صحیح ہیں، اور آپ کو ان کی دوبارہ ادائیگی کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ کلی اور ناك میں پانی چڑھانے کے حکم میں علماء کا اختلاف قوی ہے ۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ .

الله تعالی سب کو اپنے پسندیدہ اور رضا والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے.

والله اعلم .